بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

التجا میزیبد بخشایش بندہ از خدا میزیبد
مرانازیباست توکن ہمہ آنکہ آں ترا میزیبد

تان کے جواب مضمون میں جو میں نے اصلی ستان کے بیان کئے تھے اگرچہ دل چاہتا تھا کہ گار پر سے مٹا دوں بلکہ اپنے دل سے بھی بھلا جناب ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا دام سلطنتہا نے ت وہ بغاوت کے ہر ایک اصلی سبب کا پورا ہے کہ اشتہار کا مضمون دیکھ کر بغاوت کے سبب سے قلم گر پڑے کسی کو ضرورت نہ رہی کہ یں اس لئے کہ اب ان کا علاج پورا ہو گیا۔

ت کے اصلی سببوں پر غور کرنا اور اپنی صداقت ں کا بیان کرنا میں ایک عمدہ خیرخواہی اپنے ں اس لئے مجھ پر واجب ہے کہ گو ان کا علاج جو سبب میرے دل میں ہیں، ان کو بھی ظاہر کر ت بڑے بڑے دانا اور تجربہ کار لوگوں نے اس ہیں مگر امید ہے کہ شاید کسی ہندوستانی آدمی نہ لکھی ہو۔ بہتر ہے کہ ایسے شخص کی بھی ایک رائے رہے۔

مضمون

کیا سبب ہوا ہندوستان کی سرکشی کا

جواب

سرکشی کے معنی اور اس کی مثالیں

Definition of "Rebellion" exemplified with instances.

اس کا جواب دینے سے پہلے ہم کو بتانا چاہئے کہ سرکشی کے کیا معنی ہیں جان لو کہ اپنے گورنمنٹ کا مقابلہ کرنا یا مخالفوں کے شریک ہونا یا مخالفانہ ارادے سے حکم نہ ماننا اور نہ بجالانا یا نڈر ہو کر گورنمنٹ کے حقوق اور حدوں کو توڑنا سرکشی ہے۔ مثلاً

۱۔ نوکر کا یا رعیت کا اپنے گورنمنٹ سے لڑنا اور مقابلہ کرنا۔

۲۔ یا مخالفانہ ارادے سے حکم کا نہ ماننا اور نہ بجالانا۔

۳۔ یا مخالفوں کی مدد کرنا اور ان کے شریک ہونا۔

۴۔ یا رعیت کا نڈر ہو کر آپس میں لڑنا اور حد معینہ گورنمنٹ سے تجاوز کرنا۔

۵۔ یا اپنے گورنمنٹ کی محبت اور خیر خواہی دل میں نہ رکھنا اور مصیبت کے وقت طرف داری نہ کرنا۔

اس نازک وقت میں جو سنہ ۱۸۵۷ء میں گزرا۔ ان اقسام کے سرکشیوں میں سے کوئی قسم کی بھی سرکشی ایسی نہیں ہے جو نہ ہوئی ہو بلکہ بہت تھوڑے دانا آدمی ایسے نکلیں گے جو پچھلی بات سے خالی ہوں حالانکہ یہ پچھلی بات جیسی ظاہر میں کم ہے ویسی ہی قدر میں بہت زیادہ ہے۔

سرکشی کا ارادہ دل میں کیوں آتا ہے

Why it is resorted to.

سرکشی کا ارادہ جو دل میں پیدا ہوتا ہے اس کا سبب ایک ہی ہوتا ہے یعنی پیش آنا ان باتوں کا جو مخالف ہوں ان لوگوں کی طبیعت اور طینت اور ارادہ اور عزم اور رسم و رواج اور خصلت اور جبلت کے جنھوں نے سرکشی کی۔

سنہ ۱۸۵۷ء کی سرکشی کسی ایک بات سے نہیں ہوئی بلکہ بہت سی باتوں کا مجموعہ تھا

The Rebellion of 1857 did not originate from a single cause--- but from a complication of causes.

اس بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی خاص بات عام سرکشی کا باعث نہیں ہو سکتی ہاں عام سرکشی کا باعث یا کوئی ایسی عام بات ہو سکتی ہے کہ جو سب کی طبیعتوں کے مخالف ہو یا متعدد باتیں ہوں کہ کسی نے کسی گروہ کی اور کسی نے کسی گروہ کی طبیعت کو پھیر دیا ہو اور رفتہ رفتہ عام سرکشی ہو گئی ہو۔

سنہ ۱۸۵۷ء کی سرکشی میں یہی ہوا کہ بہت سی باتیں ایک مدت دراز سے لوگوں کے دل میں جمع ہوتی جاتی تھیں اور بہت بڑا میگزین جمع ہو گیا تھا صرف اس کے شتابے میں آگ لگانی باقی تھی کہ سال گزشتہ میں فوج کی بغاوت نے اس میں آگ لگا دی۔

چپاتی بٹنا کوئی سازش کی بات نہ تھی

The distribution of "Chupaties," had not league for its object.

سنہ ۱۸۵۷ء میں ہندوستان کے اکثر ضلعوں میں دیہہ بدیہہ چپاتی بٹی اور اسی کے قریب زمانہ میں سرکشی ہوئی اگرچہ اس زمانہ میں تمام ہندوستان میں وبا کی بیماری تھی اور خیال میں آتا ہے کہ اس کے دفعہ کرنے کو بطور ٹوٹکہ یہ کام ہوا ہو کیونکہ جاہل ہندوستانی اس قسم کے ٹوٹکہ بہت کیا کرتے ہیں مگر حق یہ ہے کہ اس کا اصلی سبب اب تک نہیں کھلا لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ چپاتی کسی سازش کی بنیاد نہیں ہو سکتی یہ قاعدہ ہے کہ اس قسم کی چیز البتہ ایک نشانی ہوتی ہے واسطے تصدیق زبانی پیغام کے اور ظاہر ہے کہ اس چپاتی کے ساتھ کوئی زبانی پیغام نہ تھا اگر ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ باوجود منتشر ہونے کے اور ہر قوم اور ہر طبیعت کے آدمیوں میں پھیلنے کے مخفی رہتا جس طرح پر کہ ہندوستان میں سرکشی پھیلی اور یہاں سے وہاں اور وہاں سے وہاں دوڑی صاف دلیل ہے کہ پہلے سے کچھ سازش نہ تھی۔

روس اور ایران کی سازش کچھ نہ تھی

روس اور ایران کی سازش سے ہندوستان میں سرکشی کا خیال کرنا نہایت بے بنیاد بات ہے۔ ہندوستانیوں پر جو معلوم نہیں کہ روسیوں کو کیا سمجھتے ہوں گے کیونکر ان سے سازش کا احتمال

Russia and Persia not chargeable with a league in this matter.

ہو سکتا ہے۔ ایرانیوں سے ہندو کسی طرح سازش نہیں کر سکتے ہندوستان کے مسلمانوں میں اور ایرانیوں میں موافقت ہونی ایسی غیر ممکن ہے جیسے پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک میں اگر دن اور رات کا ایک وقت میں جمع ہونا ممکن ہے تو البتہ اس سازش کا ہونا بھی ممکن ہے تعجب ہے کہ جب روس اور ایران میں محاربات درپیش تھے تب ہندوستان میں کچھ نہ تھا اور جب ہندوستان میں فساد ہوا تو وہاں کچھ نہ تھا اور پھر سازش کا خیال کیا جاوے۔

اشتہار کا ذکر جو شاہزادہ ایران کے خیمہ میں سے نکلا

The subject of the Proclamation which was found in the tent of a Persian Prince discused.

اشتہار جو مشہور ہے کہ ایران کے شاہزادہ کے خیمہ میں سے نکلا اس کا کوئی لفظ ہندوستان کی سازش پر دلالت نہیں کرتا۔ اس کا مضمون صاف اپنے ملک کے لوگوں کی ترغیب کا ہے۔ ہندوستان کی خرابی کا ذکر اس بنیاد پر ہے کہ ایرانیوں کو زیادہ تر آمادگی لڑائی پر ہو نہ اس مطلب سے کہ ہندوستان سے سازش ہو چکی ہے۔

دلی کے معزول بادشاہ کا ایران کو فرمان لکھنا عجب نہیں مگر بنیاد سرکشی نہیں

The despatch of a Firman by the Ex-King of Delhie to the King of Delhie to the King of Persia not improbable--- but not the origin of the rebellion.

دلی کے بادشاہ معزول کا ایران کو فرمان لکھنا ہم کچھ تعجب نہیں سمجھتے۔ دلی کے معزول بادشاہ کا یہ حال تھا کہ اگر اس سے کہا جاتا کہ پرستان میں جنوں کا بادشاہ آپ کا تابعدار ہے تو وہ اس کو سچ سمجھتا اور ایک چھوڑ دس فرمان لکھ دیتا۔ دلی کا معزول بادشاہ ہمیشہ خیال کیا کرتا تھا کہ میں مکھی اور مچھر بن کر اڑ جاتا ہوں اور لوگوں کی اور ملکوں کی خبر لے آتا ہوں اور اس بات کو وہ اپنے خیال میں سچ سمجھتا تھا اور درباریوں سے تصدیق چاہتا تھا اور سب تصدیق کرتے تھے ایسے مالیخولیا والے آدمی نے کسی کے کہے سے کوئی فرمان لکھ دیا ہو تو تعجب نہیں، مگر حاشا کہ وہ کسی طرح بھی سازش کی بنیاد ہو۔ کیا تعجب نہیں آتا کہ اتنی بڑی سازش اور اتنی مدت سے ہو رہی ہو اور ہمارے حکام بالکل بے خبر رہیں۔ سرکشی کے بعد بھی کیا فوجی اور کیا ملکی کسی باغی نے بھی آپس میں

کسی قسم کی سازش کا کبھی تذکرہ نہیں کیا حالانکہ سرکشی کے بعد ان کو کس کا ڈر تھا۔

اودھ کی ضبطی اس عام فساد کا باعث نہیں

The amexation of Qude not the cause of the general rise.

اودھ کی ضبطی کو بھی ہم سب اس سرکشی کا نہیں سمجھتے اس میں کچھ شک نہیں کہ اودھ کی ضبطی سے سب لوگ ناراض ہوئے اور سب نے یقین کیا کہ آنربل ایسٹ انڈیا کمپنی نے خلاف عہد اور اقرار کے کیا۔ عموماً رعایا کو ضبطی اودھ سے اس قدر ناراضی ہوئی تھی جتنی کہ ہمیشہ ہوا کرتی تھی جب کمپنی کسی ملک کو فتح کرتی تھی جس کا بیان آگے آئے گا، زیادہ تر ڈر اور خوف اور ناراضی دلی والیان اور رئیسان خود مختار ہندوستان کو ہوئی تھی۔ سب کو یقین تھا کہ اس طرح سب کے ملک اور سب کی ریاستیں اور حکومتیں چھنی جائیں گی مگر ہم دیکھتے ہیں کہ صاحب ملک رئیسوں میں سے کوئی باغی نہیں ہوا۔ اس فساد میں اکثر وہی لوگ ہیں جن کے ملک ان کے ہاتھ میں نہیں ہیں۔ اس کے جواب میں یہ مت کہو کہ جھجر کا نواب اور بلب گڑھ کا راجہ اور فلاں فلاں باغی ہو گیا۔

قوم کی سازش واسطے اٹھا دینے غیر قوم کی حکومت کے نہیں

The national league not framed with the view of overthrowing the Government of strangers.

اس فساد کا یہ بھی خیال کرنا نہیں چاہئے کہ اس حسرت اور افسوس کے باعث سے کہ ہندوستانیوں کے قدیم ملک پر غیر قوم قابض ہو گئے تھے۔ تمام قوم نے اتفاق کر کر سرکشی کی، سمجھنے کی بات ہے کہ ہمارے گورنمنٹ کی عملداری دفعتاً ہندوستان میں نہیں آئی تھی بلکہ رفتہ رفتہ ہوئی تھی جس کی ابتدا سنہ ۱۷۵۷ء وقت شکست کھانے سراج الدولہ کے، پلاسی پر سے شمار ہوتی ہے۔ اس زمانہ سے چند روز پیشتر تک تم رعایا اور رئیسوں کے دل ہمارے گورنمنٹ کی طرف کھینچے تھے اور ہمارے گورنمنٹ اور اس کے حکام متعہد کے اخلاق اور اوصاف اور رحم و عطا اور استحکام عہود اور رعایا پروری اور امن آسائش سن سن کر جو

عملداریاں ہندو اور مسلمانوں کی ہمارے گورنمنٹ کے ہمسایہ میں تھیں وہ خواہش رکھتی تھیں اس بات کی کہ ہمارے گورنمنٹ کی حکومت کے سایہ میں ہوں۔ بادشاہان ملک غیر بھی کمال اعتماد رکھتے تھے۔ ہمارے گورنمنٹ پر اور جو عہد و میثاق ہمارے گورنمنٹ سے باندھتے تھے اس کو بہت ہی پکا اور پتھر کی لکیر سمجھتے تھے باوجودیکہ ہمارے گورنمنٹ کو پہلے کی بہ نسبت اب بہت بڑا اقتدار ہے برعکس ہندوستانیوں کے کہ ہندوستان کے رئیسوں اور صوبہ داروں اور والیان ملک کو جو طاقت اور اختیار پہلے تھا اس کا عشر عشیر بھی اب نہیں حالانکہ اُن زمانوں میں بہت سی لڑائیاں ہمارے گورنمنٹ کو ہندوستان کی ہر قوم ہندو مسلمان سے پیش آئیں اور ہمارے گورنمنٹ فتح یاب ہوتے گئے اور تمام ہندوستانیوں کو یقین تھا کہ ایک دن تمام ہندوستان پر ہمارے گورنمنٹ کی حکومت ہو گی اور یہ سب رعایا ہندوستان کی، کیا ہندو اور کیا مسلمان ایک دن ہمارے گورنمنٹ کے قبضہ قدرت میں آئے گی باوجود ان باتوں کے اس زمانہ میں کسی طرح کی سرکشی اور گورنمنٹ کا مقابلہ نہیں ہوا کہ سب تاریخیں اس ذکر سے خالی ہیں۔ اگر یہ فساد اس سبب سے ہوتا تو ضرور ہے کہ ایسے فسادوں کا نمونہ ان زمانوں میں بھی پایا جاتا خصوصاً اس سبب سے کہ ان زمانوں میں ایسے فسادات کا قابو زیادہ تھا ان محاربات کے وقت میں جو سنہ ۱۸۳۹ء میں شروع تھے جبکہ کسی طرح کی سرکشی ہندوستان میں نہیں ہوئی باوجود کہ صدہا سال تک ہندوستان انہی ملکوں کے بادشاہوں کے تحت حکومت تھا جن سے کہ محاربات درپیش تھے اور انہی بادشاہوں کے سبب سے مسلمانوں کا وجود اور عروج ہندوستان میں ہوا تھا تو اب ہرگز خیال میں بھی نہیں آتا کہ اب کا فساد مسلمانوں نے اپنی حکومت اور سلطنت کے

جاتے رہنے کے رنج سے کیا ہو۔

دلی کے معزول بادشاہ کی وقعت دلی کے لوگوں میں اور ان شہروں میں جو دلی کے قریب تھے کچھ نہ تھی مگر بیرون جات میں

The position of the Ex-King of Delhie well= known withing the town, and its envirous, but over-rated in te district Provinces.

دلی کے معزول بادشاہ کی سلطنت کا کوئی بھی آرزومند نہ تھا اس خاندان کی لغو اور بیہودہ حرکات نے سب کی آنکھوں میں سے اس کی قدر اور منزلت گرا دی تھی ہاں بیرون جات کے لوگ جو بادشاہ کی حالات اور حرکات اور اقتدار اور اختیار سے واقف نہ تھے بلاشبہ بادشاہ کی بڑی قدر سمجھتے تھے اور اس کو ہندوستان کا بادشاہ، اور آنربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو منتظم ہندوستان جانتے تھے۔ الاخاص دلی کے اور اس کے قرب و جوار کے رہنے والے بادشاہ کی کچھ بھی وقعت خیال میں نہ لاتے تھے باوجود ان سب باتوں کے ہندوستان کے سب آدمیوں کو بادشاہ کے معدوم ہونے سے کچھ بھی رنج نہ تھا۔ یاد ہوگا کہ جب سنہ ۱۸۲۷ء میں لارڈ امہرسٹ صاحب بہادر نے علانیہ کہہ دیا تھا کہ ہمارے گورنمنٹ اب کچھ تیموریہ خاندان کے تابع نہیں ہے بلکہ وہ خود ہندوستان کی بادشاہ ہے تو اس وقت رعایا اور والیان ہندوستان کو کچھ بھی خیال نہیں ہوا تھا گو خاص بادشاہی خاندان کو کچھ رنج ہوا ہو۔

لارڈ امہرسٹ صاحب کا کہنا کہ خاندان تیمور دلی کا بادشاہ نہیں

The declaration of Lord Amherst, int he year 1827, to the effect that the sovereignty of India belongs to the British Government, and that it no longer existed in the Timour family did not offend any one.

پہلے سے کچھ سازش مسلمانوں میں جہاد کی نہ تھی۔

The Mohamedans did not contemplate jehad against the Christians prior to the outbreak.

مسلمانوں کا بہت روزوں سے آپس میں سازش اور مشورہ کرنا اس ارادہ سے کہ ہم باہم متفق ہو کر غیر مذہب کے لوگوں پر جہاد کریں اور ان کی حکومت سے آزاد ہو جائیں نہایت بے بنیاد بات ہے جبکہ مسلمان ہمارے گورنمنٹ کے مست امن تھے کسی طرح گورنمنٹ کی عملداری میں جہاد نہیں کر سکتے تھے۔ بیس تیس برس پیشتر ایک بہت بڑے نامی مولوی محمد اسمٰعیل نے ہندوستان میں جہاد کا وعظ کہا اور سب آدمیوں کو جہاد کی ترغیب دی اس وقت اس نے صاف بیان کیا کہ ہندوستان کے رہنے والے جو سرکار انگریزی کے امن میں رہتے ہیں۔ ہندوستان میں

مولوی محمد اسمٰعیل کے وعظ اور جہاد کا ذکر

جہاد نہیں کر سکتے اس لئے ہزاروں آدمی جہادی ہر ایک ضلع ہندوستان میں جمع ہوئے اور سرکار کی عملداری میں کسی طرح کا فساد نہیں کیا اور غربی سرحد پنجاب پر جاکر لڑائی کی اور یہ جو ہر ضلع میں پاجی اور جاہلوں کی طرف سے جہاد کا نام ہوا اگر اس کو ہم جہاد ہی فرض کریں تو بھی اس کی سازش اور صلاح قبل دسویں مئی سنہ ۱۸۵۷ء مطلق نہ تھی۔

The preaching of jehad in India, (35) thirty-five years before with this reservation, its practice against the British Government was opposed to the doctrines of the Mahomedan relgion, and from the same cause its practice on the other side of the indus provinces, i.e. against the Seiks was held before.

غور کرنا چاہئے کہ اس زمانہ میں جن لوگوں نے جہاد کا جھنڈا بلند کیا ایسے خراب اور بد رویہ اور بد اطوار آدمی تھے کہ بجز شراب خواری اور تماش بینی اور ناچ اور رنگ دیکھنے کے اور کچھ وظیفہ ان کا نہ تھا بھلا یہ کیونکر پیشوا اور مقتدا جہاد کے گنے جاسکتے تھے۔ اس ہنگامہ میں کوئی بات بھی مذہب کے مطابق نہیں ہوئی سب جانتے ہیں کہ سرکاری خزانہ اور اسباب جو امانت تھا اس میں خیانت کرنا، ملازمین کو نمک حرامی کرنی، مذہب کے رو سے درست نہ تھی۔ صریح ظاہر ہے کہ بے گناہوں کا قتل علی الخصوص عورتوں اور بچوں اور بوڑھوں کا، مذہب کے بموجب گناہ عظیم تھا پھر کیونکر یہ ہنگامہ غدر جہاد ہو سکتا تھا ہاں البتہ چند بدذاتوں نے دنیا کی طمع اور اپنی منفعت اور اپنے خیالات پورا کرنے کو اور جاہلوں کے بہکانے کو اور اپنے ساتھ جمعیت جمع کرنے کو جہاد کا نام لے دیا پھر یہ بات بھی مفسدوں کی حرم زدگیوں میں سے ایک حرم زدگی تھی نہ واقع میں جہاد۔

اس ہنگامہ میں کوئی بات مسلمانوں کے مذہب کے مطابق نہیں ہوئی

None of the acts committed by the Mahamedan rebels during the disturbances were in accordance with the tenets of the Mahomedan religion.

دلی میں جو جہاد کا فتویٰ چھپا وہ ایک عمدہ دلیل جہاد کی سمجھی جاتی ہے مگر میں نے تحقیق سنا ہے اور اس کے اثبات پر بہت دلیلیں ہیں کہ وہ محض بے اصل ہے۔ میں نے سنا ہے کہ جب فوج نمک حرام میرٹھ سے دلی میں گئی تو کسی شخص نے جہاد کے باب میں فتویٰ چاہا سب نے فتویٰ دیا کہ جہاد نہیں ہو سکتا اگرچہ

دلی میں جہاد کا فتویٰ جو باغیوں نے چھاپا وہ دراصل جھوٹا تھا

The Futwa of jahad printed at Delhie was a counterfeit one.

اس پہلے فتویٰ کی میں نے نقل دیکھی ہے مگر جب کہ وہ اصل فتویٰ معدوم ہے تو میں اس نقل کو نہیں کہہ سکتا کہ کہاں تک لائق اعتماد کے ہے مگر جب بریلی کی فوج دلی میں پہنچی اور دوبارہ فتویٰ ہوا جو مشہور ہے اور جس میں جہاد کرنا واجب لکھا ہے۔ بلاشبہ اصلی نہیں۔ چھاپنے والا اس فتویٰ جو ایک مفسد اور نہایت قدیمی بدذات آدمی تھا جاہلوں کے بہکانے اور ورغلانے کو لوگوں کے نام لکھ کر اور چھاپ کر اس کو رونق دیا تھا بلکہ ایک آدھ مہر ایسے شخص کی چھاپ دی تھی جو قبل غدر مرچکا تھا مگر مشہور ہے کہ چند آدمیوں نے فوج باغی بریلی اور اس کے مفسد ہمراہیوں کے جبر اور ظلم سے مہریں بھی کی تھیں۔

دلی میں ایک بہت بڑا گروہ مولویں اور ان کے تابعین کا ایسا تھا کہ وہ مذہب کی رو سے معزول بادشاہ دلی کو بہت برا اور بدعتی سمجھتے تھے ان کا یہ عقیدہ تھا کہ دلی کی جن مسجدوں میں بادشاہ کا قبض و دخل اور اہتمام ہے ان مسجدوں میں نماز درست نہیں چنانچہ وہ لوگ جامع سجد میں بھی نماز نہیں پڑھتے تھے اور غدر سے بہت قبل کے چھپے ہوئے فتویٰ اس معاملہ میں موجود ہیں پھر کبھی عقل قبول کر سکتی ہے کہ ان لوگوں نے جہاد کے درست ہونے میں اور بادشاہ کو سردار بنانے میں فتویٰ دیا ہو جن لوگوں کی مہر اس فتوے پر چھاپی گئی ہے ان میں سے بعضوں نے عیسائیوں کو پناہ دی اور ان کی جان اور عزت کی حفاظت کی ان میں سے کوئی شخص لڑائی پر نہیں چڑھا، مقابلہ پر نہیں آیا۔ اگر واقع میں وہ ایسا ہی سمجھتے جیسا مشہور ہے تو یہ باتیں کیوں کرتے غرض کہ میری رائے میں کبھی مسلمانوں کے خیال میں بھی نہیں آیا کہ باہم متفق ہو کر غیرمذہب کے حاکموں پر جہاد کریں اور جاہلوں اور مفسدوں کا غلغلہ ڈال دینا کہ جہاد ہے، جہاد ہے اور ایک نعرہ حیدری پکارتے

دلی میں مولویں کا بڑا گروہ جو معزول بادشاہ کو بدعتی سمجھتا تھا اور اس کی مقبوضہ مسجدوں میں نماز نہ پڑھتے تھے

A large number of the Moulvies who considered the King of Delhie a violater of the law left off praying in the Royal mosque.

جن کی مہریں فتویٰ پر چھاپی ہیں ان میں سے بعضوں نے عیسائیوں کی جان اور عزت کی پناہ دی ہے

The same persons, whose seals are said to be affixed to the Futwa at Delhie, protected the lives and honor of christians.

پھرنا قابل اعتبار کے نہیں ہاں البتہ مسلمانوں کو جس قدر ناراضی باعتبار مذہب کے تھی اور جس سبب سے تھی وہ ہم آئندہ صاف بیان کریں گے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ہندوؤں کی بہ نسبت مسلمانوں کو ہر ایک بات میں زیادہ تر ناراضی تھی اور یہی سبب ہے کہ مسلمان بہ نسبت ہندوؤں کے بعض اضلاع میں زیادہ تر مفسد ہوئے گو جن اضلاع میں کہ ہندوؤں نے فساد کیا وہ بھی کچھ کم نہیں ہے۔

پہلے سے فوج میں بغاوت کی صلاح نہ تھی

The Bengal army was not previously in league for an outbreak.

فوج میں ہرگز مشورہ اور پہلے سے صلاح درباب بغاوت کے نہ تھی۔ تحقیق بات ہے کہ باغیان فوج نے بعد بغاوت بھی کبھی اس بات کا آپس میں بھی ذکر نہیں کیا۔ ہاں بارک پور کے واقعہ کے بعد اور خصوصاً اس زمانہ میں جب کہ پنجاب میں قواعد جدید سکھانے کو متعدد پلٹنوں کے آدمی جمع کئے گئے، آپس میں یہ صلاح ٹھہری اور اس پر اتفاق ہوا کہ جدید کارتوس کبھی استعمال میں نہ لائیں گے اس وقت بھی اور کسی قسم کا ارادہ اور نیت نہ تھی بلکہ یقینی سمجھتے تھے کہ سرکار اس بات کو موقوف کر دے گی اگرچہ یہ موقوف ہوا مگر دسویں مئی سنہ ۱۸۵۷ء کے بعد موقوفی سے کچھ فایدہ اس فساد کے رفع ہونے میں جو ہو گیا تھا، نہ تھا اور وہ آگ اس قابل نہ تھی کہ ایسی تدبیروں سے بجھ سکتی۔

پہلے سے فوج باغی کی بادشاہ دہلی سے سازش نہ تھی

Nor was there any league between the army and the Ex-King though it is not improbable that soe sepoy or non-commissioned Officer may have been his disciple.

فوج باغی کا پہلے سے دلی کے معزول بادشاہ سے سازش کرنا محض بے اصل ہے دلی کے بادشاہ کو کوئی شخص ولی اور مقدس نہیں سمجھتا تھا اس کے منہ پر لوگ اس کی خوشامد کرتے تھے اور پیٹھ پیچھے ہنستے تھے۔ لوگ اس کے مرید ہوتے تھے کسی فایدہ کی نظر سے، نہ بطور اعتقاد۔ کچھ عجب نہیں کہ کسی پلٹن کا کوئی تلنگہ یا صوبیدار بھی مرید ہوا ہو مگر اس بات کو سازش بغاوت سے کچھ بھی علاقہ نہیں ہے بلاشبہ فوج باغی دلی پر جمع ہو گئی مگر جب اس

نے سرکار سے بگاڑی تھی تو دلی کے بادشاہ کے سوا ایسا اور کون شخص تھا کہ جس کی طرف فوج رجوع کرتی۔ اس میں کچھ پہلے سے سازش کی حاجت نہ تھی بلاشبہ جو ہیئت بادشاہ دلی کی سرکار نے بنا رکھی تھی وہ ہمیشہ نامناسب اور قابل اعتراض کے تھی اور جناب لارڈ الن برا صاحب بہادر نے جو تجویز کی تھی وہ بیشک لائق منظوری کے تھی بلکہ اس سے زیادہ عمل درآمد کرنا واجب تھا بیشک دلی کا بادشاہ بھوبل میں کی ایک چنگاری تھا جس نے ہوا کے زور سے اڑ کر تمام ہندوستان کو جلا دیا۔

شریک نہ ہونا ہندوستانیوں کا لیجسلیٹو کونسل میں اصلی سبب فساد کا ہوا

The non-admission of a native as a member into the Legislative Council was the original cause of the outbreak.

اصلی سبب اس فساد کا میں تو ایک ہی سمجھتا ہوں باقی جس قدر اسباب ہیں وہ سب اس کی شاخیں ہیں اور یہ سمجھ میری کچھ وہمی اور قیاسی ہی نہیں ہے بلکہ اگلے زمانہ کے بہت سے عقلندوں کی رائے کا اس بات پر اتفاق ہو چکا ہے اور تمام مصنفین پرنسپل آف گورنمنٹ کے اس باب میں میرے طرف دار ہیں اور تمام تاریخیں یورپ اور افریقہ کی میری رائے کی صداقت پر بہت معتمد گواہ ہیں۔

یہ بات بہت ضرور تھی

The importance of such and admission discused.

سب لوگ تسلیم کرتے چلے آئے ہیں کہ واسطے اسلوبی اور خوبی اور پائیداری گورنمنٹ کے مداخلت رعایا کی حکومت ملک میں واجبات سے ہے حکام کو بھلائی یا برائی تدبیر کی صرف لوگوں سے معلوم ہوتی ہے پیشتر اس سے کہ خرابیاں اس درجہ کو پہنچیں کہ پھر جن کا علاج ممکن نہ ہو (شعر)

سرچشمہ شاید گرفتن بمیل چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل

اور یہ بات نہیں حاصل ہوتی جب تک کہ مداخلت رعایا کی حکومت ملک میں نہ ہو علی الخصوص ہمارے گورنمنٹ کو جو غیر ملک کے رہنے والے تھے اور مذہب اور رواج اور راہ و رسم اور طبیعت اور عادت بھی اس ملک سے مختلف رکھتے تھے اس بات پر خیال رکھنا

واجبات سے تھا گورنمنٹ کا انتظام اور اس کی خوبی اور اسلوبی اور پائیداری ملکی اطوار اور عادات کی واقفیت اور پھر اس کی رعایت پر موقوف ہے کیونکہ اگلی تاریخوں کے دیکھنے سے جو درحقیقت ایک روزنامچہ ہے، عادات اور خیالات اور اطوار مختلف نوع انسان کا معلوم ہو سکتا ہے کہ ان کی عادتیں اور خیالات اور اطوار موافق کسی عقلی قاعدہ کے حاصل نہیں ہوئیں ہیں بلکہ ہر ایک ملک اور قوم میں بحسب اتفاق ہو گئی ہیں۔ پس قواعد گورنمنٹ ان اوضاع اور اطوار پر موقوف ہیں نہ یہ کہ وہ اوضاع اور اطوار اور عادات قواعد گورنمنٹ پر اور اسی بات میں گورنمنٹ کی پائیداری اور قیام ہے کیونکہ جب تک وہ عادتیں اور اخلاق رعایا کے دل میں مستحکم اور بمنزلہ خاصیت انسانی کے ہو گئی ہیں اس وقت تک ان کے برخلاف کرنا صریح خاصیت انسانی کے برخلاف کرنا اور سب کو رنجیدہ رکھنا ہے کیا ہم بھول جائیں گے بنگال کی اس بے انتظامی کی حالت کو جو سنہ ۱۷۶۵ء میں بروقت تفویض ہونے دیوانی بنگلہ بہ کمپنی انگریز بہادر اسی ناواقفیت کے سبب ہوئی تھی باوصف کہ جان کلارک مارشمن صاحب کی تاریخ ہم کو اسے یاد دلا رہی ہے اور کیا یاد نہ رہے گی ہم کو وہ خوبی جو بنگال میں لارڈ ہسٹنگز صاحب بہادر کی زبان دانی اور ملکی راہ و رسم کی واقفیت سے حاصل ہوئی تھی۔

بلاشبہ پارلیمنٹ میں ہندوستان کی رعایا کی مداخلت غیر ممکن اور بے فایدہ محض تھی مگر لیجس لیٹف کونسل میں مداخلت نہ رکھنے کی کوئی وجہ نہ تھی پس یہی ایک بات ہے جو جڑ ہے تمام ہندوستان کے فساد کی اور جتنی باتیں اور جمع ہوتی گئیں وہ سب اس کی شاخیں ہیں۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمارے گورنمنٹ نے ملکی حالات اور اطوار دریافت کرنے میں کوشش نہیں کی بلکہ ہم اس کے بدل مقر

ہیں اور بعض قوانین گورنمنٹ اور ہدایات بورڈ آف ریونیو اور انربل ٹامسن صاحب کے ہدایت نامہ مال کو اس کا گواہ سمجھتے ہیں مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ رعایا کے حالات اور عادات اور خیالات اور اوضاع اور اطوار اور طبیعت اور طینت اور لیاقت کے دریافت کرنے میں توجہ نہیں کی بلاشبہ ہمارے گورنمنٹ کو نہیں معلوم تھا کہ ہماری رعیت پر دن کیسا گزرتا ہے اور رات کس مصیبت کی آتی ہے اور وہ دن بدن کس غم اور مصیبت میں پڑتے جاتے ہیں اور کیا کیا رنج روز بروز ان کے دل میں جمتے جاتے ہیں جو رفتہ رفتہ بہت کثرت سے جمع ہو گئے تھے اور ایک ادنیٰ تحریک سے دفعتاً بہہ پڑے۔

اسی سبب سے رعایا کا منشا گورنمنٹ پر نہ کھلا اور گورنمنٹ کا نیک ارادہ ہندوستانیوں پر ظاہر نہ ہوا بلکہ برعکس سمجھا گیا

The non-admission of such a member proved a hinderance to the development of the godd feelling of the Indian subject towards the Govt. and of their good intentions towards them; onthe contrary, contrary effects were produced.

لیجس لیٹف کونسل میں ہندوستانیوں کے شریک نہ ہونے سے صرف اتنا ہی نقصان نہیں ہوا کہ گورنمنٹ کو اصلی مضرت قوانین اور ضوابط کے جو جاری ہوئے، بخوبی معلوم نہیں ہو سکے اور اعتراض عام رعایا جس کا لحاظ رکھنا گورنمنٹ کو واجبات سے تھا، ملحوظ نہیں رہیں اور رعایا کو اس مضرت کے رفع کرنے اور اپنے مطالب کے پیش کرنے کی فرصت اور قدرت نہیں ملی بلکہ بہت بڑا نقصان یہ ہوا کہ رعایا کو منشا اور اصلی مطلب اور دلی ارادہ گورنمنٹ کو معلوم نہ ہوا۔ گورنمنٹ کی ہر تجویز پر رعایا کو غلط فہمی ہوئی جو تجویز گورنمنٹ کی ہوتی تھی، ہندوستانیوں کو بسبب اس کے کہ وہ لوگ اس میں شریک نہ تھے اور منشاء اور لم اس تجویز سے واقف نہ تھے۔ اس کی بنیاد معلوم نہ ہوئی اور ہمیشہ یہی سمجھے کہ یہ بات بھی ہمارے اور ہمارے ہم وطنوں کے خراب اور برباد اور ذلیل اور بے دھرم کرنے کو ہے اور وہ بعضی باتیں جو درحقیقت گورنمنٹ سے برخلاف رواج اور مخالف طبیعت اور طینت ہندوستانیوں کے صادر ہوئی تھیں، قطع نظر اس سے کہ وہ

فی نفسہ اچھی تھیں یا بری، زیادہ تر ان کے غلط خیالات کو تقویت دیتی تھیں۔ رفتہ رفتہ یہ نوبت پہنچ گئی کہ رعایا ہندوستان کی ہمارے گورنمنٹ کو میٹھے زہر اور شہد کی چھری اور ٹھنڈی آنچ کی مثال دیا کرتی تھی اور پھر اس کو اپنے دل میں سچ سمجھتی تھی اور یہ جانتی تھی کہ اگر ہم آج گورنمنٹ کے ہاتھ سے بچے ہوئے ہیں تو کل نہیں اور کل ہیں تو پرسوں نہیں اور کوئی شخص ان کے حالات کو پوچھنے والا اور کوئی تدبیر ان کی اس غلط خیال کو دور کرنے والی نہ تھی جبکہ رعایا کا گورنمنٹ کے ساتھ یہ حال ہو جو دلی دشمن کے ساتھ ہونا چاہئے تو پھر کیا توقع ہو سکتی ہے وفاداری کی ایسی گورنمنٹ کو ایسی رعایا سے اور جبکہ ہمارے گورنمنٹ درحقیقت ایسی نہ تھی تو ان غلط خیالات کا ہندوستانیوں کے دل میں جمنا اور جو رنج کہ ان کے دل پر تھا اس کا علاج نہ ہونا صرف اسی سبب سے تھا کہ لیجس لیٹف کونسل میں ہندوستانی شریک نہ تھے اگر ہوتے تو یہ سب باتیں رفع ہوتی جاتیں اب اگر غور سے دیکھا جائے تو صرف یہی ایک بات ہے جس نے اپنی بہت سی شاخیں پیدا کرکر تمام ہندوستان میں بے جا فساد کر دیا۔

یہ مت کہو کہ ہمارے گورنمنٹ نے چھاپہ خانوں میں سوائے کاپی اور افترا اور جن باتوں سے فتنہ یا سرکشی وقوع میں آئے اور سب امورات کے چھاپنے کی اجازت دی تھی اور قانون جاری ہونے سے پہلے مشہور کیا جاتا تھا اور ہر شخص کو اس پر عذرات پیش کرنے کا اختیار تھا کیونکہ یہ امور ان بڑی عظیم الشان باتوں کے علاج کو جس کا ہم ذکر کرتے ہیں، محض ناکافی بلکہ محض بے فایدہ تھی۔

اور ہم نہیں چاہتے کہ اس مقام پر ہم سے یہ گفتگو کی جائے کہ ہندوستانیوں کا جو نہایت جاہل ہیں اور بے تربیت لیجس لیٹف کونسل میں شریک ہونا کس طرح ہوتا اور کیا قاعدہ ہندوستانیوں کے

شرکت کا نکلتا اور اگر رعایا ہندوستان کو مثل پارلیمنٹ کے لیجس لیٹف کونسل میں مداخلت دی جاتی تو طریقہ ان کے انتخاب کا کیا ہوتا اور اس میں بہت سی مشکلیں پیش آتیں کیونکہ اس مقام پر ہم کو صرف اتنا ثابت کرنا ہے کہ یہ بات گورنمنٹ کے لئے بہت اچھی اور پر ضرور تھی اور اسی کے نہ ہونے کے سبب یہ فساد برپا ہوئے اور طریقہ مداخلت رعایا کی بابت ہماری علیحدہ رائے ہے اس کو دیکھنا چاہئے اور جو بحث ہو، وہاں کرنی چاہئے۔

سرکشی کا ہونا پانچ اصول پر مبنی ہے

The outbreak of Rebellion proceeded from the following five causes.

یہ نقص جو ہمارے گورنمنٹ میں تھا اس نے تمام ہندوستان کے حالات میں سرایت کی اور جس قدر اسباب سرکشی کے جمع ہو گئے گو وہ اسی ایک امر پر متفرع ہیں مگر غور کر کے سب کو احاطہ میں لایا جائے تو پانچ اصول پر مبنی ہوتے ہیں۔

اول: غلط فہمی رعایا یعنی برعکس سمجھنا تجاویز گورنمنٹ کا۔

دوم: جاری ہونا ایسے آئین اور ضوابط اور طریقہ حکومت کا جو ہندوستان کی حکومت اور ہندوستانیوں کی عادات کے مناسب نہ تھے یا مضرت رسانی کرتے تھے۔

سوم: ناواقف رہنا گورنمنٹ کا رعایا کی اصلی حالات اور اطوار اور عادات اور ان مصائب سے جو ان پر گزرتی تھیں اور جن سے رعایا کا دل گورنمنٹ سے پھٹا جاتا تھا۔

چہارم: ترک ہونا ان امور کا ہمارے گورنمنٹ کی طرف سے جن کا بجا لانا ہمارے گورنمنٹ پر ہندوستان کی حکومت کے لئے واجب اور لازم تھا۔

پنجم: بدانتظامی اور بے اہتمامی فوج کی۔

اب ہم ان پانچوں اصل کی تفصیل اور اس کی ہر ہر شاخ کو جدا جدا بیان کرتے ہیں۔ وباللہ التوفیق!